سلف صالحین نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں بڑے ہی اعتدال سے کام لیا ہے، کسی بھی غلط عمل کو دیکھا تو فوراً کتاب وسنت کی روشنی میں اپنی استطاعت بھر بے خوف لومۃ لائم اس کام پر ٹوکا اور تنبیہ فرمائی، کسی کی خوشی اور ناراض ہو جانے کی پرواہ نہیں کی، طارق بن شہاب سے مروی ہے: سب سے پہلے جس نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا وہ مروان تھا، اس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا خطبہ سے پہلے نماز پڑھنا چاہیے، مروان نے کہا یہ بات موقوف کر دی گئی، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے تو اپنا حق ادا کر دیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص تم میں سے کسی منکر کام کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹانے کی کوشش کرے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے برا جانے، یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے/ صحیح مسلم: ۱۸۶)

دعوت کے کام میں اعتدال اور درجہ بندی کی گئی ہے، ہر شخص کو ایک ڈنڈے سے نہیں ہانکا جا سکتا ہے، نہ تو جبر وتشدد اور غلو پسندی کی دعوت الی اللہ کے میدان میں کوئی جگہ ہے اور نہ ہی غفلت وسستی کے سبب دعوت کے کام سے بے اعتنائی برتی جا سکتی ہے، سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبد الرحمن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس خبیث انسان کو دیکھو! بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں/ الجمعۃ: ۱۱)/ صحیح مسلم ۲۰۳۸) آپ نے اس پر نکیر فرمائی کہ کھڑا ہو کر خطبہ دینا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے، اور یہ خلاف سنت بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے،

☆ قاضی منذر بن سعید البلوطی رحمہ اللہ: (۲۶۵ھ = ۳۵۵ھ) اپنے زمانے کے مشہور عالم دین، بے باک خطیب، بلند پایہ ادیب، اور فقیہ گزرے ہیں، ایک دن خلیفہ وقت: عبد الرحمن بن محمد المدعو ناصر لدین اللہ (متوفی: ۳۵۰ھ) کے محل میں داخل ہوئے، اس وقت خلیفہ کے ارد گرد اندلس کے رؤساء، امراء اور اعیان مملکت بیٹھے ہوئے تھے، خلیفہ پر تعیش تعمیرات اور قصور ومحلات کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا، جس کے کھمبے سونے کے تھے اور انہیں یاقوت وجواہر سے مرصع کیا گیا تھا مخمل کا فرش، اطراف میں کیاریاں اور باغات غرض اینکہ ہر طرح کی زیبائش وآرائش کا پورا انتظام کیا گیا تھا، خلیفہ کے استفسار پر سارے لوگ اس کی تعریف اور محل کی خوبصورتی کے قصیدے پڑھ رہے تھے، خلیفہ قاضی منذر بن سعید کی طرف متوجہ ہوا جو خاموش بیٹھے تھے: قال: ما تقول انت یا أبا الحکم؟ فبکی القاضی وانحدرت دموعه علی لحیته وقال:

والله ما کنت اظن یا امیر المومنین أن الشیطان أخزاه الله یبلغ منک هذا المبلغ المهلک لصاحبه فی الدنیا والآخره / ابوالحکم! آپ کی کیا رائے ہے، خلیفہ کے سوال پر قاضی منذر رحمہ اللہ رونے لگے یہاں تک کہ داڑھی تر ہو گئی اور کہا: اے امیر المومنین اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ شیطان ۔ اللہ اسے ذلیل کرے۔ آپ کو ہلاکت وبربادی کے اتنے قریب پہونچا کر دنیا وآخرت کا ساتھی بن جائے گا، سارے لوگوں پر اللہ نے آپ کو یہ فضیلت بخشی ہے اس کے باوجود اس ملعون سے آپ مغلوب ہو گئے، اور اس نے آپ کو کافروں اور فاسقوں کی جگہ میں لا کھڑا کر دیا، خلیفہ نے کہا: ابوالحکم! آپ غور کر لیجئے کیا کہہ رہے ہیں، اور کیسے آپ نے مجھے کافروں کے زمرے میں داخل کر دیا؟ قاضی منذر نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ,,اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی دین (کفر) کی طرف مائل ہو جائیں گے تو ہم رحمن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھر اور سیڑھیاں جن پر چڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگاتے ہیں، یہ سب چیزیں چاندی کی اور بعض سونے کی بنا دیتے، یہ سب کچھ محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے یہاں صرف متقین کے لئے ہے،/ الزخرف: ۳۳، ۳۵) خلیفہ نے سر جھکا لیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، کہنے لگا: ابوالحکم اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے، اور مسلمانوں میں آپ جیسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ فرمائے، یقیناً حق بات وہی ہے جو آپ نے کہی ہے، خلیفہ نے تمام محلات کو ڈھا دیا، اور اس کے سونے وجواہرات کو نکلوا کر بیت المال میں داخل کر دیا،/ الکامل لابن الاثیر: ۷/۸۲، البدایہ والنہایۃ: ۱۱/۲۸۸)

آج مصلحت پرستی سے بالاتر ہو کر بے خوف لومۃ لائم حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے والے علماء ودعاۃ کہاں رہ گئے ہیں، دنیا ایسے مخلص واعظین اور فکر مند لوگوں سے خالی ہوتی چلی جا رہی ہے، تبلیغ دین اور اصلاح امت کے نام پر کئی طرح کا فساد برپا ہو گیا ہے، انفرادی واجتماعی زندگی کا اسلامی تصور ہی بکھرتا چلا جا رہا ہے، معاشرتی زندگی میں کتنے ایسے خلاف شرع اعمال ومراسم ہیں جن کی قیادت وسرپرستی علماء کے ہاتھوں انجام پاتی ہے، علماء امت پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔

☆ شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ: (۶۶۱ھ = ۷۲۸ھ) سلفی دعوت کے بہت بڑے علمبردار اور منہج سلف کی حمایت میں اللہ کی جانب

سے بدعت پرستوں کے لئے سونتی ہوئی تلوار تھے، پوری زندگی کتاب وسنت کی دفاع میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، جب آپ نے رضی الدین واسطی شافعی کے استفسار پر ,,عقیدہ واسطیہ،، نامی مشہور زمانہ کتاب لکھی جس میں صفات باری تعالیٰ کے مسئلے کو بڑی وضاحت کے ساتھ اصول کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا، جب یہ کتاب منظر عام پر آئی تو جہمیہ، معتزلہ، اتحادیہ، رافضہ، صوفیہ، جیسے ہوی پرستو اور گمراہوں کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا، اور اس کے خلاف واویلا مچانا شروع کر دیا، امیر وقت کے پاس شکایتیں کی گئیں، مذاہب اربعہ کے علماء کو جمع کیا گیا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے مناظرہ کر کے ثابت کریں کہ ,,عقیدہ واسطیہ،، کے کون کون سے مسائل غلط ہیں، ۸/ رجب ۷۰۵ھ میں، امیر وقت کے سامنے مناظرہ ہوا، آپ نے کتاب مندرجات کو سامنے رکھ کر عقیدہ کے ایک ایک مسئلے کو کتاب وسنت کی روشنی میں ثابت کیا کہ یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے، میں نے اپنی طرف سے ان عقائد کو نہیں لکھا ہے، صفات باری تعالیٰ کے مسئلے میں یہی اصول ہے کہ جن اسماء وصفات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے ثابت کیا ہے یا نبی کریم ﷺ نے اللہ کے لئے بیان فرمایا ہے، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ بغیر تحریف، تعطیل، تمثیل، اور تکییف کے تمام اسماء وصفات پر ایمان رکھے، اور جس چیز کی نفی اللہ نے اپنی ذات کے لئے یا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیان کی ہے ہم پر اس کی نفی کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والا ہے،

مناظرہ کی تین مجلسیں منعقد ہوئیں، مذاہب اربعہ کے مناظرین آپؒ کے دندان شکن جواب اور صاف ستھرے دلائل وبراہین کے سامنے ٹھہر نہ سکے، بلکہ تیسری مجلس میں ۷/ شعبان ۷۰۵ھ میں اجماعی طور پر سبھی علماء ومناظرین نے اعتراف کیا کہ ,,عقیدہ واسطیہ،، کے سارے مسائل درست ہیں، اور آپ کی تعریف کی/ حیاة ابن تیمیه لمحمد بهجه البیطار: ص ۲۷، مواقف العلماء عبر العصور فی الدعوة: للشیخ سعید القحطانی: ۲۴)

دعوت الی اللہ کے لئے آپ کی سچی تڑپ اور فکر مندی کا حال یہ تھا کہ جب آپ رحمہ اللہ ۱۸/ شوال ۷۰۷ھ کو مصر کے قید خانے میں ڈال دیئے گئے، تو آپ نے قیدیوں پر ایک نظر ڈالی، یہ سماج کا کرمنل طبقہ تھا، رہزنوں اور قاتلوں کی جماعت تھی جو اپنے جرائم کی سزا کاٹ رہی تھی، آپ نے بڑی حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح وتربیت کا کام شروع کیا، آہستہ آہستہ قید خانے کی اندرونی دنیا بدل گئی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر سیکڑوں لوگوں کو صحیح راستے کی ہدایت دی، آپ کی دعوتی واصلاحی کوششوں کے نتیجے میں قید خانہ قال اللہ وقال الرسول کی صداؤں سے گونج اٹھا، بڑی بڑی

سزائیں اور مشقتیں جن کے عزمِ گناہ کو کمزور نہ کرسکیں وہ آپ کے ہاتھوں زیر ہوگیے ، قید و بند کی مشقت میں رہتے ہوئے بھی آپ نے کئی فتاوے اور کتابیں لکھیں ، ,,زیارۃ القبور،، نامی کتاب اسی قید خانے کی تصنیف ہے ، ظالموں نے آپ سے کتابیں اور قلم دوات بھی چھین لیا ، مگر وقت کا مرد مجاہد اپنے مشن پر لگا رہا ، قید خانے کی دیواروں پر کوئلے سے لکھی ہوئی کئی تحریں آپ کی وفات کے بعد نقل کی گئیں ، اسکندریہ اور دمشق کے قلعہ میں کئی بار قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلاء کئے گئے ، مگر آپ کی جوانمردی کا عالم یہ تھا کہ فرماتے: **ما یصنع اعدائی بی ؟ اِن جنتی و بستانی فی صدری ،ای رحت فھی لا تفارقنی ، ان حبسی خلوہ ، وقتلی شھادۃ و اخراجی من بلدی سیاحۃ / مواقف العلماء عبر العصور فی الدعوۃ** /للقحطانی ص:۲۸)

میرے دشمن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ، میری جنت میرے سینے میں ہے ، میں جہاں کہیں جاتا ہوں میرے ساتھ ہوتی ہے ، بیشک ! میری قید و بند میری خلوت ہے ، میرا قتل شہادت ہے ، میری جلاوطنی میری سیاحت ہے،،

☆ امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (۱۵۰ھ=۲۰۴ھ) آپ کا موقف اہل کلام کے بارے میں بڑا سخت تھا ، ایسے لوگوں کو جو عقائد و عبادات کے مسئلوں میں بغیر دلیل کے عقل سے بحث و مناظرہ کرتے انہیں انتہائی ناپسندیدہ نگاہ سے دیکھتے ، آپ نے کلامی بحثوں اور اہل کلام کے فتنوں کا پردہ چاک کیا ، اپنی تحریروں اور کتابوں میں یہ وصیت اور نصیحت فرمائی کہ شریعت کے تمام مسئلوں میں کتاب و سنت سے پورا پورا تمسک کیا جائے ، یونس بن عبد الاعلی الصدفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: میرے استاد امام لیث رحمہ اللہ کہتے تھے: جب تم کسی آدمی کو دیکھو! وہ پانی پر چل رہا ہے ، تو تم اس سے دھوکہ مت کھاؤ ، یہاں تک کہ کتاب و سنت پر اس کے معاملے کو پرکھ کر دیکھ لو ، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: امام لیثؒ نے مختصر بیان کیا ہے ، بلکہ جب تم کسی شخص کو پانی پر چلتے اور ہواء میں اڑتے دیکھو تو اس سے دھوکہ مت کھاؤ یہاں تک کہ اس کے اس عمل کو کتاب و سنت کے میزان پر پرکھ لو،، / **شرح العقیدہ الطحاویۃ: ص ۵۱۰**)

امام شافعی رحمہ اللہ مصر میں قیام پذیر تھے ، اہل کلام میں سے ایک شخص آیا مسألۃ کلام کے بارے میں سوال کیا ، آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے تجھے سوال کرنے کا حکم دیا ہے؟ کہا نہیں! آپ نے کہا: کیا اس مسئلے میں صحابہ کرام نے کلام کیا ہے؟ کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: تو جانتا ہے کہ آسمان میں کتنے ستارے ہیں ، کہا نہیں ، آپ نے کہا: ان ستاروں میں سے کسی کی جنس ، ان کا

طلوع و غروب ، انہیں کس چیز سے پیدا کیا گیا تم جانتے ہو؟ کہا: نہیں ، آپ نے کہا: جس مخلوق کو تو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے ، اس کو نہیں جانتا ، اور تو اس کے پیدا کرنے والے (خالق) کے (ذات وصفات کی کیفیات کے) بارے میں سوال کرتا ہے؟ پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے وضوء کے مسائل کو دریافت کیا ، اس شخص نے غلط بتایا ، فرائض و عبادات کی موٹی موٹی باتیں پوچھیں ، اسے معلوم نہیں ، آپ نے فرمایا: میرے بھائی: جس علم کے بارے میں دن اور رات میں تمہیں پانچ مرتبہ ضرورت پیش آتی ہے اس کو تم نے چھوڑ دیا ہے ، اور اللہ تعالی کے علم کے بارے میں بے جا تکلف میں پڑے ہو ، لہذا جب تمہاری ضمیر کا اندیشہ دور ہوجائے تو اللہ رب العالمین اور اس کے فرمان کی طرف پلٹ آنا:

ارشاد باری تعالی ہے: تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے ، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے ، آسمانوں اور زمین کی پیدائش ، رات دن کا ہیر پھیر کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا ، آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کردینا ، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا ، ہواؤں کے رخ بدلنا ، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں ،، / البقرہ: ۱۶۳، ۱۶۴) اس آیت کریمہ سے امام شافعی رحمہ اللہ نے مخلوق کے وجود سے خالق کے وجود پر دلیل قائم کرتے ہوئے کہا کہ جس علم کا ادراک عقل نہ کرسکے اس میں کھود و کرید سے احتراز کرنا چاہیے،، اس شخص نے آپ کے ہاتھ پر علم کلام کے لایعنی چیزوں سے توبہ کیا ، اور فقاہتِ کتاب و سنت کی طرف متوجہ ہوا ، **و کان یقول بعد التوبہ : أنا خلق من اخلاق الشافعی** / توبہ کے بعد وہ شخص کہتا میں امام شافعی کے اخلاق کا نتیجہ ہوں ،، یہ شخص کوئی دوسرا نہیں بلکہ آپ کے خاص شاگرد : ابو ابراہیم اسماعیل بن یحی المزنی رحمہ اللہ ہیں ، جن کی کتاب ,,مختصر المزنی،، شافعی فقہ کی بنیادی کتاب ہے ، اس واقعہ میں اصلاح و تربیت اور ذہن سازی کا عبرت آموز درس موجود ہے ، بالخصوص دور حاضر کی عقلانیت پرستی اور أنا لا غیری کے فتنے سے دوچار نو جوانوں کے لئے امام شافعی رحمہ اللہ کے جواب میں عبرت پذیری کا سامان موجود ہے ،

اللہ رب العالمین فتنے کے اس دور میں بہتر انداز میں کتاب و سنت کی دعوت کو پیش کرنے کی ہمت دے اور خلوص دل کے ساتھ دعوت دین کی ذمہ داری ہر شخص کو ادا کرنے کی توفیق بخشے ۔ آمین ،

SMILE PRINT, Chembur-9819889864

اور ہماری ذمہ داریاں

البر فائونڈیشن

ا ، ونجارا مینسن ، گن پاؤڈر روڈ ، مجگاؤں ، ڈاکیاڈ روڈ ، ممبئی ۱۰ ۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com
ویب سائٹ: www.albirr.in